خانقاہ سراجیہ کندیاں

ایک علمی اور روحانی مرکز

محمد نذیر رانجھا
ادارۂ تحقیقات فارسی ایران۔ راولپنڈی

کندیاں سے اگر بذریعہ ٹرین ملتان کیطرف جائیں تو ڈھائی میل کے سفر کے بعد گاڑی ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر رکتی ہے۔ وہاں سے جنوب کیطرف چھ یا سات فرلانگ کے فاصلے پر درختوں کے جھنڈ میں ایک گنبد نظر آتا ہے ـــــ اس اسٹیشن کا نام "خانقاہ سراجیہ" ہے۔ اور وہ گنبد خانقاہ سراجیہ کی مسجد کا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے اس بستی کا یہی محل وقوع ہے۔ مگر علمی اور روحانی لحاظ سے اس بستی کے بارے میں بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ خانقاہ شریف کے بانی حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان قدس سرہٗ العزیز تھے اور آپ نے اس کا نام اپنے پیر و مرشد قطب الاولیاء حضرت مولانا سراج الدین نور اللہ مرقدہٗ کے نام نامی کی مناسبت سے خانقاہ سراجیہ رکھا تھا۔

بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحبؒ کے مختصر احوال شریف یہ ہیں:

ولادت باسعادت | آپ کی ولادت باسعادت موضع ٹکھڑ ضلع میانوالی میں ملک مستی خان صاحبؒ کے گھر ۱۲۹۷ھ میں ہوئی۔

تعلیم | تعلیم قرآن سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو عربی علوم سیکھنے کا شوق ہوا۔ ٹکھڑ میں درس عربی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے آپ موضع سبلوان میں حضرت مولانا عطا محمد قریشیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عربی صرف و نحو کی ابتدائی کتابیں ان سے پڑھیں۔ پھر بندھیال ضلع میانوالی کے مدرسہ میں حضرت مولانا نامیؒ کے شاگردوں میں شامل ہو گئے۔ یہاں عربی کی متوسطات پڑھنے کے بعد تکمیل علم کیلئے ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ پہلے مراد آباد اور پھر کانپور تشریف لے گئے۔ یہاں مولانا احمد حسینؒ کانپوری اور مولانا

عبید اللہ صاحب بکھڑی سے فقہ و حدیث تفسیر صرف و نحو، منطق و فلسفہ اور ادب و معانی کی کتابیں پڑھیں۔

تکمیل سلوک | جب آپ بڈھیال میں تحصیل علم میں مگن تھے، اسی دوران حضرت خواجہ محمد عثمان نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز حضرت سید پیر لعل شاہؒ کے دست مبارک پر سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو گئے تھے۔ جب آنحضرتؒ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے تو آپ سرتاج الاولیاء حضرت خواجہ محمد عثمان نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں تجدید بیعت کی غرض سے حاضر ہوئے مگر آنحضرت نور اللہ مرقدہٗ نے آپ کو فارغ التحصیل ہونے تک حضرت سید پیر لعل شاہؒ کے فرمودہ ذکر و شغل پر عمل پیرا رہنے کی تلقین فرمائی اور تحصیل سلوک کا جذبہ پختہ ہونے پر تجدید بیعت کا مشورہ دیا۔

جب آپ حصول علم سے فارغ ہوئے تو تحصیل سلوک کے ذوق نے آلیا۔ آپ حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر روحانی کمالات حاصل کرنے لگے یہاں تک کہ ولایت صغریٰ کی نہایت تک رسائی حاصل کر لی۔ جب حضرت خواجہ محمد عثمان نور اللہ مرقدہٗ نے اس خاکدان عالم فانی سے پردہ اختیار فرما لیا تو آپ نے آنحضرت کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ سراج الدین نور اللہ مرقدہٗ سے تجدید بیعت کر لی۔

حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان قدس سرہٗ العزیز نے اپنے شیخ کی خدمت بجا لانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ سردی کے موسم میں رات بھر ٹاٹ کے کرتے میں ملبوس ہو کر اپنے پیر و مرشد کے دروازے کے سامنے کھڑے ذکر و شغل میں مصروف رہتے اور دل میں تمنا یہ ہوتی کہ جیسے ہی پیر و مرشد حویلی سے باہر قدم رنجہ فرمائیں گے آپ کی پہلی نگاہ مجھ پر پڑے گی۔ اور اس روز کی پہلی خدمت بجالانے کا شرف بھی مجھے ہی نصیب ہوگا۔

عطائے خلافت | جب آپ نے سلوک کے سب مقامات پر عبور حاصل کر لیا تو آپ کے پیر و مرشد نے آپ کو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور دوسرے تمام سلاسلِ ولایت میں مجاز قرار دیدیا۔

آپ کے پیر و مرشد کو آپ کے کمالات پر اس قدر فخر تھا کہ اپنے ارادتمندوں کو فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں اور مشکلاتِ سفر برداشت نہیں کر سکتے وہ موسیٰ زئی شریف میں میرے پاس آنے کی بجائے حضرت مولانا احمد خانؒ سے کسب فیض حاصل کریں۔ انشاء اللہ انہیں میرے پاس آنے سے بھی زیادہ فائدہ ان سے پہنچے گا۔ جن لوگوں نے آپ کا زمانہ دیکھا ان کا کہنا ہے کہ آپ کے پاس بیسیوں صاحب سلوک آتے اور عرفان و تصوف کی منازل طے کرنے میں آپ سے روحانی فیض

حاصل کرتے ، خانقاہِ سراجیہ پہ طالبانِ حق کا تانتا بندھا رہتا۔ آپ اپنے علاقہ ضلع میانوالی کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے دور دراز کے علاقوں تک اپنے روحانی کمالات کی وجہ سے مشہور تھے۔

منقول ہے کہ آپ زندگی کے آخری دنوں میں فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کسی مرید کو محروم نہیں رکھا ہر شخص کو اس کی استعداد کے مطابق سلسلۂ نقشبندیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور کیا۔ تعلیم و تربیت کا یہ دور مکمل ہو چکا ہے۔ اب آرزو ہے کہ اگر ذات باری تعالیٰ فرصت عطا فرمائے تو ایک نئے دور کا آغاز ہو۔ پہلے کی طرح طالبانِ حق کو داخل طریقہ کروں اور انہیں وصول الی اللہ کی سب منزلیں طے کراؤں۔

آپ سے بیشمار کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ قیوم زماں اور حضرت اعلیٰ کے القاب سے مشہور تھے۔ خانقاہ سراجیہ کو آپ نے مثالی طریقت گاہ بنایا۔ مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی، ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرائی۔ کتاب خانۂ سعدیہ کی داغ بیل ڈالنے کے بعد اسے پاکستان کا ایک مثالی کتابخانہ بنایا۔ آپ کی ذاتِ عالیہ عرفان و تصوف کا آفتاب تھی۔ آپ ۳۰ سال تک رشد و ہدایت کے فلک پر طلوع ہو کر اپنی ضیا پاشیوں سے طالبانِ حق کے دلوں کو روشنی بخشتے رہے۔

وصال مبارک | ۱۲ر صفر ۱۳۶۰ھ کو ۶۳ سال کی عمر پاکر آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پر انوار خانقاہ سراجیہ کی مسجد کے شمال مغرب میں موجود ہے۔

جانشین اور خلفاء | آپ نے نائب قیوم زمان صدیق دوراں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب لدھیانوی کو اپنا جانشین نامزد فرمایا۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بتیس ۳۲ تھی جو برصغیر پاک و ہند کے مختلف گوشوں میں لوگوں کو عرفان و تصوف سے مالامال کرتے رہے۔

مولانا محمد عبداللہؒ کے مختصر احوال

نسب مبارک | آپ کے والد ماجد حضرت میاں نور محمدؒ ولد میاں قطب الدین موضع سلیم پور سدھوال تحصیل جگراؤں ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے۔ نہایت ہی دیندار، پاک طینت اور سادہ انسان تھے۔

ولادت باسعادت | حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہٗ العزیز، میاں نور محمد صاحبؒ کے گھر ۵ر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت | جب آپ کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو والد ماجد نے آپ کو قریبی مسجد میں تعلیم قرآن حاصل کرنے کے لئے بھیج دیا۔ آپ نے جلد ہی قاعدہ ، پارہ عم کی ناظرہ تعلیم، شش کلمے ،

نماز کی تراکیب، نماز میں پڑھی جانے والی سورتیں اور دعائیں حفظ فرمالیں۔ اس کے ساتھ ہی پہلی جماعت میں داخل کرا دئیے گئے۔

مڈل پاس کرنے کے بعد دھرم کوٹ ضلع فیروز پور میں دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے مولانا محمد ابراہیم سلیم پوری کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے بعد مدرسہ عزیزیہ لدھیانہ میں زیر تعلیم رہے۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں تشریف لے گئے اور درس نظامی کے متوسطات سے دورۂ حدیث تک کے جملہ علوم کی کتابیں وہیں پڑھیں۔

تکمیل سلوک دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اسی دوران آپ کی شادی ہوگئی۔ کسب معاش کے سلسلے میں آپ نے حکمت کو ذریعۂ معاش بنانے کا خیال فرمایا اور حکمت سیکھنے کی غرض سے عازم سرگودھا ہوئے اس زمانہ میں حکیم عبدالرسول صاحب سرگودھا میں طب کا درس دیتے تھے آپ ان کے پاس رہ کر فن طب سیکھنے لگے۔

حکیم صاحب حضرت اعلیٰ مولانا ابوالسعد احمد خان بانی خانقاہ سراجیہ کے ارادتمندوں میں سے تھے اور آپ اکثر حکیم صاحب کے ہاں تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت کے بارے میں حکیم صاحب سے دریافت فرمایا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ ان کا نام مولوی محمد عبداللہ ہے۔ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں اور طب سیکھنے کیلئے یہاں آئے ہیں۔ اس پر حضرت نے فرمایا: "یہ طبیب بنتے تو نظر نہیں آتے۔ البتہ آپ انہیں پڑھاتے رہیں تاکہ ان کا شوق پورا ہو جائے"۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد عبداللہ حکیم صاحب کے ہمراہ خانقاہ سراجیہ پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے حکیم صاحب سے فرمایا: "آپ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اپنی حکمت جلد پڑھا دیں۔ کیونکہ اس کے بعد مجھے ان کو اپنی حکمت بھی پڑھانی ہے۔"

پھر آپ نے یہ شعر پڑھا ؎

چند خوانی حکمت یونانیاں

حکمت ایمانیاں راہم بخواں

حضرت مولانا محمد عبداللہؒ نے جب آپ کی زبان مبارک سے یہ شعر سنا تو ذوق طلب سرد پڑ گیا واپس سرگودھا پہنچ کر حضرت کو اپنے حال دل سے بذریعہ خط آگاہ فرمایا۔ حضرت نے حکیم صاحب کو لکھا کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کی طبی تعلیم جہاں تک ہوگئی ہے کافی ہے۔ انہیں خانقاہ پر بھیج دیجئے۔ پھر آپ خانقاہ سراجیہ پر آگئے اور آئے بھی یوں کہ پھر ہمیشہ کیلئے یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ پندرہ برس تک

آپ نے حضرت سے روحانی فیض حاصل کیا اور اس عرصہ میں ہمیشہ سفر و حضر میں آپ کی صحبت سے مشرف ہوتے رہے۔ باطنی کمالات کو حاصل کرنے کے بعد مجاز طریقت ہو گئے۔

عطائے خلافت | حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحبؒ نے اپنی حیات مبارک میں ہی آپ کو اپنا جانشین نامزد فرما لیا تھا۔ اور اپنے جامع وصیت نامہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہؒ کو خانقاہ سراجیہ کی مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کی اجازت مرحمت فرمانے کے علاوہ خانقاہ شریف کی جملہ املاک کے حقوق وراثت بھی آپ کو عطا فرما دیئے تھے۔

ادائے فرض منصبی | جو منصب عالیہ آپ کو اپنے پیر و مرشد نے عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اسے ایک اہم فریضہ سمجھ کر پورا کیا۔ اپنے دل و دماغ کو ہر قسم کے انتشار سے فارغ رکھ کر طالبان حق کی راہنمائی فرمائی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو توجہ عنایت کی بے پناہ قوت عنایت فرمائی تھی۔ آپ کی ایک معمولی سی نظر طالب حق کے قلب و روح کو کیف و سرور سے معمور کر دیتی تھی۔ جو مسند عالیہ آپ کو عطا ہوئی تھی۔ آپ نے اس کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی آسائشوں کیلئے استعمال نہ کیا۔ اپنے پیر و مرشد کے آستانہ مبارک کی عزت و حرمت کو مقدم سمجھا اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خدمت کو اپنی زندگانی کا شعار بنائے رکھا۔ خانقاہ شریف کے کتب خانہ سعدیہ میں توسیع فرمائی حج پر تشریف لے گئے۔ تو مدینہ منورہ سے نادر کتابیں خرید کر ہمراہ لائے۔ خانقاہ شریف کے مدرسہ تعلیم القرآن کی کارکردگی کو بہتر بنایا۔ علاوہ ازیں خانقاہ سراجیہ سے متوسل تمام حضرات کی راہنمائی فرمانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ چھوڑا۔

آپ کو حضرت سے بے پناہ محبت تھی، جب ان کی یاد آتی تو ہجر سے بیقرار ہو کر یہ شعر پڑھتے پڑھتے رونے لگتے ؎

بازگو از نجد و از یاران نجد تا در و دیوار را آری بوجد

؎ مرے بابل جدوں دی جائیاں میں
خدا جانے ترے لڑ لائیاں میں

ختم نبوتؐ سے لگاؤ | آپ کو ختم نبوتؐ سے والہانہ لگاؤ تھا ——— آپ منکرین ختم نبوت اور اس عقیدہ میں من گھڑت تاویلات کرنے والوں کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن خیال فرماتے تھے، جب ۱۹۵۳ء میں ارباب اقتدار نے داعیان ختم نبوت کو جان سے مار دینے کا حکم دیا تو آپ نے داعیان ختم نبوت کو حکمت عملی سے اپنے پاس بلایا اور محفوظ و مخفی مقام

پر حالات درست ہونے تک انہیں رکھا۔

وصال مبارک | آپ رضائے الٰہی سے جمعرات کے روز ۲۷ شوال ۱۳۷۶ھ ساڑھے بارہ بجے رات رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پُر انوار خانقاہِ سراجیہ کی مسجد کے شمال مغرب میں موجود ہے۔

آپ کے جانشین | آپ کے وصال مبارک کے بعد خانقاہِ سراجیہ سے متعلق جملہ مریدین، بزرگان اور اکابرین نے متفقہ طور پر آپ کے منظورِ نظر اور خلیفۂ اعظم حضرت سیدنا و مرشدنا مولانا ابوالخلیل خان محمد مدظلہٗ العالی کے دستِ حق پرست پر تجدید بیعت کر لی۔ آپ تاحال فیضانِ نقشبندیہ مجددیہ کی سلک تابدار بن کر اس سلسلۂ پاک کے فیوض و برکات سے تمام طالبانِ حق کو مشرف فرما رہے ہیں ـــــــ۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ

ولادت باسعادت | آپ بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان قدس سرہٗ العزیز کے چچازاد بھائی حضرت خواجہ عمر رحمۃ اللہ کے گھر موضع ڈنگ ضلع میانوالی میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد ایک اچھے خاصے زمیندار تھے ان کے چار صاحبزادے تھے جن میں سے دو کا انتقال ہو گیا۔ سب سے بڑے صاحبزادے ملک شیر محمد صاحب مرحوم تھے اور ان سے چھوٹے قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ آپ سے چھوٹے ملک فتح محمد مرحوم تھے اور ان سے چھوٹے ملک محمد افضل صاحب ہیں۔

حضرت نے ایک مرتبہ آپ کے والد حضرت خواجہ عمر صاحبؒ سے فرمایا کہ آپ کے پاس تین ایسی چیزیں ہیں کہ میرے پاس اس قسم کی ایک بھی نہیں آپ ان میں سے ایک مجھے دے دیں (اس وقت حضرت خان محمد مدظلہٗ العالی کے ہر دو برادران شیر محمدؒ اور فتح محمدؒ حیات تھے۔ اور آپ تینوں بھائیوں میں منجھلے تھے۔ مکرمی محمد افضل صاحب ابھی تولد نہ ہوئے تھے) اتفاق کی بات کہ ان دنوں لنگر کی شیر دار بھینس خشک ہو چکی تھی۔ اور حضرت خواجہ عمرؒ کے پاس تین بھینسیں تھیں۔ چنانچہ انہوں نے خیال کیا کہ حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز اپنے لنگر کے درویشوں کے لئے ایک بھینس طلب کر رہے ہیں۔ لہٰذا فرمایا کہ آپ میری تینوں شیر دار بھینسیں لے لیں۔ اس پر حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز مسکرائے اور فرمایا: "خواجہ عمرؒ ہمیں کسی بھینس کی احتیاج نہیں اپنا ایک فرزند ہمیں دے دو۔ حضرت خواجہ عمرؒ نے جواب دیا کہ آپ جو نسا لڑکا پسند فرمائیں وہ آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ چنانچہ حضرت اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت خان محمد مدظلہٗ کو

سکول کی تعلیم سے اٹھاکر آپ کی خدمت میں خانقاہ شریف بھیج دیا گیا۔ (تحفۃ السعدیہ ص۳۲۶)

تعلیم وتربیت | آپ نے چھٹی تک لوئر مڈل سکول گھولہ میں تعلیم حاصل کی۔ جب آپ حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز کی مراد بن کر خانقاہ شریف پر آئے تو سب سے پہلے قرآن مجید پڑھا۔ پھر فارسی نظم ونثر اور علم صرف ونحو کی کتابیں اپنے پیر ومرشد حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہٗ سے پڑھیں۔ اس کے بعد دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ اور پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت میں متوسطات عربی اور حدیث کی تعلیم مکمل کی ۱۳۲۶ھ میں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور مولانا اعزاز علی صاحبؒ اور دیگر قابل اساتذہ سے دورہ حدیث پڑھا۔

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد خانقاہ سراجیہ پر تشریف لائے۔ علوم دینیہ سے سیراب ہونے کے بعد اب قلب تزکیۂ باطن کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ اسی دوران آپ نے اپنے پیر ومرشد سے کنز الہدایات، مکاتیب حضرت شاہ غلام علی دھلویؒ، مکتوبات معصومیہ، ہدایۃ الطالبین اور مکتوبات امام ربانی پڑھے۔

خدمت شیخ | آپ نے حضرت کی خدمت میں کئی برس گذارے۔ اس لئے آنحضرت قدس سرہٗ العزیز کے جملہ خانگی امور کی انجام دہی کا شرف حاصل ہوا خانقاہ شریف کے مکانات کی تعمیرات میں حصہ لیا۔ آپ نے اپنی حیات طیبہ کو درویشوں اور زائرین خانقاہ سراجیہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور ابھی تک خدمت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز کی وفات کے بعد حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہؒ کی خدمت میں پندرہ سال گزارے۔

حضرت قبلہ کی سجادہ نشینی | حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہٗ العزیز کے وصال کے بعد خانقاہ سراجیہ سے متوسل جملہ اکابرین نے آپ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کر لی۔ اس طرح فیض روحانی کا جو سلسلہ حضرتؒ سے جاری ہوا تھا۔ اور حضرت ثانیؒ کی ذات سے خانقاہ سراجیہ جس فیض کا مرکز بن گیا تھا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اسے جاری وساری رکھنے کے لئے امام پاکباز لور عرفاں دہلوی دوراں حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد مدظلہ العالی کو منتخب فرمایا۔ آپ تاحال خانقاہ سراجیہ کی مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہیں۔ اور مجھ جیسے تشنہ لب وقلب مریدین کی سیرابی فرما رہے ہیں۔

ختم نبوتؐ سے لگاؤ اور علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت کی کوششیں | آپ کو ختم نبوتؐ سے والہانہ لگاؤ ہے۔ اور آپ حضرت ثانی قدس سرہٗ العزیز کے زمانہ مبارک میں ختم نبوتؐ کے داعی ہونے کی وجہ سے میانوالی کی جیل میں قید رہے۔ موجودہ دور میں جب اس فتنہ نے سر اٹھایا تو حضرت

باقی ص۲۵ پر